رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ✻ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۷

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

چونکہ مختلف مقامات پر پلیگ اور چیچک وغیرہ امراض کی شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے صیغہ امور عامہ کی طرف سے حفظ ماتقدم کے طور پر ہدایت شائع ہوئی ہے کہ گھروں کو خاص طور پر صاف رکھا جائے ✻

ممالک غیر مثلاً سیلون۔ ماریشس اور نائجیریا کے جو طلباء تحصیل علم دین کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ان کی پڑھائی باقاعدہ طور پر ہو رہی ہے۔ اور وہ خدا کے فضل سے بہت جلد جلد ترقی کر رہے ہیں ✻

بعد نماز عصر حضرت قاضی امیر حسین صاحب بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔ اور صبح کی نماز کے بعد مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل حضرت مسیح موعود کی کتب سناتے ہیں

اخبار احمدیہ

چھاؤنی نوشہرہ میں ایک پبلک لیکچر

مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء کو ایک وفد مشتمل بر جناب سید بشارت احمد و جناب حکیم میر سعادت علی صاحب حیدر آبادی نوشہرہ پہنچا جناب سید بشارت احمد صاحب کی تقریر کا انتظام کیا گیا۔ مورخہ ۸ مارچ ۵ بجے شام کے جناب سید صاحب موصوف نے بعنوان "مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور ان کا علاج" ایک تقریر فرمائی۔ فاضل لیکچرار نے سورہ فاتحہ تلاوت فرمانے کے بعد سورہ بقر کا پہلا رکوع پڑھا۔ اور بتلایا۔ کہ ان چھ ارکان اسلام پر جب تک مسلمان قائم تھے۔ تو وہ ہر طرح سے ترقی یافتہ تھے اور فلاح و بہبود کے وہ وارث تھے۔ مگر جب ان چھ ارکان کو عملی طور پر انھوں نے ترک کر دیا۔ یا ان کی ادائگی میں سُست ہو گئے۔ تو وہ تنزل کے گڑھے میں جا گرے اب وہ اپنے حصول عروج کے مختلف ذرائع تلاش کرتے لگے۔ مگر کامیابی ندارد۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں بھیجا۔ تاکہ وہ پھر دنیا میں عروج حاصل کریں اور ساتھ ہی حضرت مسیح ناصری کی وفات۔ احادیث و قرآن کریم سے ثابت کرتے ہوئے ختم نبوت کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالی۔ اور بتلایا۔ کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی تنزل کا علاج حضرت مسیح موعود ہیں۔ لوگوں نے لیکچر توجہ سے سُنا۔ مگر ایک شخص مسمی داروغہ محمد یوسف سپرنٹنڈنٹ چونگی نے اثنا تقریر میں اٹھ کر بحث شروع کر دی۔ اور پوچھا کہ ماکان محمد ابا احد الخ وما محمد الا رسول الخ کا شان نزول کیا ہے۔

فاضل لیکچرار نے فرمایا۔ کہ یہ طریق ٹھیک نہیں۔ تقریر ختم ہو جانے کے بعد آپ سوال کر سکتے ہیں۔ اس کی دیکھا دیکھی ایک دو آدمی اور کھڑے ہو گئے۔ اور ایک شور ڈال دیا۔ لیکن ان کو خاموش کرا کے اطمینان سے تقریر ختم کی گئی۔

مَیں نے ایک مجمع کثیر کے روبرو دارو غہ صاحب سے دریافت کیا۔ کہ اس شورش سے آپ کا کیا مدعا تھا اونھوں نے بتلایا۔ کہ میں دیکھ رہا تھا۔ کہ لوگوں پر اثر ہو رہا ہے۔ اس اثر کو زائل کرنے کے لئے مَیں نے یہ حرکت کی۔

الغرض لیکچر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اور لوگ اچھا اثر لیکر گئے۔ ایک بات جو قابل نوٹ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ تمام فرنٹیر میں یہ ایک پہلا موقعہ ہے۔ کہ کسی احمدی مبلغ کی پبلک تقریر ہوئی ہو۔ اور لوگوں نے امن اور آشتی سے سنا ہو۔ نوشہرہ میں ۹ و ۱۰ آدمی ہیں۔ جو سب غریب ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ فرض ایک غریب جماعت سے سرانجام ہوا۔ خدا اس میں برکت ڈالے۔ اور جماعت کی ترقی کا ذریعہ ہو۔ یہاں کی جماعت ۹۹ روپے اس سے پہلے مسجد فنڈ میں ارسال کر چکی ہے۔ اور مبلغ ۲۵ عہ اور وفد کو دیئے گئے ؞

خاکسار محمد عبد اللہ۔ سکرٹری انجمن احمدیہ چھاؤنی نوشہرہ

ٹریکٹوں کی تلاش

برادر محمد فاروق صاحب احمدی موگھیری ۱۶۴ لور کیمنڈ ائت روڈ ڈاک خانہ آہوں رنگون لکھتے ہیں۔ کہ میں بغرض تلاش معاش آیا ہوں۔ تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر تبلیغی ٹریکٹ میرے پاس کوئی نہیں۔ اور نہ مجھ کو اتنی مالی توفیق ہے۔ کہ میں خود خرید سکوں۔ اس لئے اگر کوئی بھائی مندرجہ بالا پتہ پر کچھ مناسب و موزوں ٹریکٹ بھیج سکیں گے تو عند اللہ ماجور ہونگے ؞

ضلع ملتان کے احمدی مطلع رہیں

منشی یوسف علی صاحب (احمدی ملک پوری) مختار حافظ ضیاء الدین صاحب چک نمبر ۱۳۷ / ۱۰ ایل ڈاک خانہ ریلوے اسٹیشن تولمبہ ضلع ملتان لکھتے ہیں۔ کہ میں کچھ عرصہ سے یہاں ہوں۔ اور اکیلا احمدی ہوں۔ یہ مقام سٹیشن کچا کھیوہ سے تین میل بجانب شرق متصل ریلوے لائن واقع ہے۔ میں اس ضلع کے احمدیوں سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ احباب بذریعہ خطوط مجھے اطلاع دیں ؞

تبادلہ کتب

آئینہ کمالات اسلام ایک ضخیم تصنیف حضرت مسیح موعود کی ہے۔ جو عدت سے بالکل نایاب ہے۔ اسکی ضخامت ساڑھے چھ سو صفحہ ہے اگر کوئی صاحب یہ کتاب مجھ سے لیکر اس کے عوض ایک نسخہ انجام آتھم جو ۳۳۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ اور مندرجہ ذیل کتب میں سے کوئی مجموعہ جس کے صفحات ۳۰۰ ہوں۔ مرحمت فرماویں گے۔ تو میں نہایت مشکور ہونگا وہ کتب یہ ہیں:۔

شحنہ حق۔ تحفہ بغداد۔ اتمام حجۃ۔ کرامات الصادقین سر الخلافۃ۔ حصہ اول مجموعہ اشتہارات مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب۔ الانذار۔ فصل الخطاب حصہ دوم دالسلام۔

خاکسار محمد اسمٰعیل اسسٹنٹ سرجن پانی پت

درخواست دُعا

اہلیہ سردار شمشیر محمد خان احمدی مرحوم کوٹ قیصرانی بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؞

نمازِ جنازہ

سید عباس علی شاہ صاحب ریلوے گارڈ نوشہرہ کی ایک رشتہ دار سردار بیگم اور چودھری بدر الدین صاحب آباد گار جنڈ الہ والہ کی اہلیہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نماز جنازہ پڑھیں ؞

الموعظۃ الحسنۃ

بیعت کے فوائد

"بیعت سے انسان کو دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو توبہ نصیب ہوتی ہو۔ جیسے کہ اسوقت تم نے میرے ہاتھ پر کی ہے خدا کا وعدہ ہے کہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین کہ وہ دوست رکھتا ہے۔ توبہ کرنیوالوں کو۔ اور ان کو جو پاک ہونا چاہتے ہیں کہ گناہ کی کشش ان سے دور ہو جائے۔ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ توبہ کیوقت سب گناہ جھڑ جاتے ہیں اور افراط تفریط سب کچھ معاف ہو کر پھر خدا تعالیٰ سے از سر نو صلح ہوتی ہے۔ اور ایک نیا حساب کتاب اس بندہ کا خدا سے پڑتا ہے۔ پس اگر وہ دانا اور سمجھدار آدمی ہے اور اسکی نیت ٹھیک ہے۔ تو اُسے چاہیئے کہ نیا حساب خدا کے ساتھ نہ ڈالے اور دوبارہ گناہ سے اپنے آپ کو آلودہ نہ کرے ؞

توبہ سے پیشتر انسان پر کئی زمانے گذرتے ہیں مثلاً ایک جوانی کا۔ کہ اس میں کسل ہوتا ہے۔ غفلت ہوتی ہے۔ پھر دوسری عمر کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ اسمیں دغا اور فریب کا ایک حصہ ہوتا ہے اور اسی طرح ہر ایک عمر کے تقاضا کے موافق گناہ بھی اس کے الگ ہوتے ہیں۔ یہ اس کا فضل ہے۔ کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اور انسان اس کے ذریعہ سے پھر اس سے صلح کر سکتا ہے۔ جب ایک جرم انسان پر ثابت ہو جائے۔ تو وہ قابل سزا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم۔ پس جب ایک جرم کا یہ حال ہے۔ تو جو صدہا جرم لیکر جاویگا۔ اس کا کیا حال ہو گا۔ لیکن اگر ایک شخص عدالت میں جاوے۔ اور ثبوت پہونچ کر خود قرار دادہ جرم بھی اس پر لگ جاوے۔ اور پھر حاکم اُسے بخشدے۔ تو اس کا کسقدر احسان ہے۔ پس اس لئے تم کو چاہیئے۔ کہ ہر ایک گناہ کو خواہ وہ مجموعی ہو۔ خواہ فرد خیال رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ جیسے بہت سی زہریں مل کر انسان کو ایک دفعہ ہی ہلاک کر ڈالتی ہیں۔ ویسے ہی گناہ تم کو ہلاک کر دیویں تو ایک فائدہ بیعت کا یہ ہے۔ کہ ان زہروں سے خدا بچاتا ہے۔ اور گناہوں پر ایک خط نسخ کھینچ دیتا ہے ؞

دوسرا فائدہ بیعت کا یہ ہے کہ انسان خود تو بہ کرتا ہے۔ تو وہ خواہ کتنی ہی کوشش کرے۔ مگر وہ پھر بھی ٹوٹتی رہتی ہے لیکن یہ توبہ جو کہ بیعت کے وقت کی جاتی ہے۔ یہ خدا کے ارادہ کے موافق ہے۔ اور اگر سچے دل سے کریگا تو خدا اُسے قوت دیگا اور طاقت بخشیگا۔ کہ جس سے یہ اس پر قائم رہ سکے۔ اگر تم استقلال دکھاؤ گے اور اس پر قائم رہو گے۔ تو خدا تعالیٰ خود ایک پاک تبدیلی تمہارے اندر کریگا۔ لیکن سردست وہ اس لئے نہیں کرتا کہ راستباز اور غیر راستباز میں امتیاز کرے۔ مگر چند دنوں کے بعد تم دیکھو گے کہ کیا تبدیلی ہوئی ہے۔ پس ایک تو توبہ سے انسان خدا کے وعدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۸ مارچ ۱۹۱۹ء

اٰمَنْتُ بِاللہِ وَرُسُلِہٖ

عقیدۂ نبوت میں آنحضرت صلعم کا اسوۂ حسنہ

(از منشی خادم حسین صاحب)

حضرت میرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ نبوت غیر تشریعی کا جہاں کہیں تذکرہ ہوتا ہے مخالفین جھٹ کہہ دیتے ہیں۔ کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ اور آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کی نبوت کے بعد اور آپ کے دور نبوت میں دوسرے نبی کا وجود ماننا سراسر برخلاف تعلیم اسلام ہے۔ ذیل میں ایک چھوڑ دو مدعیان نبوت کے بارہ میں جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت عہد میں کھڑے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلعم کا اسوۂ حسنہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے ان کے دعاوی دیکھ سنکر کیا ارشاد فرمایا تھا۔ یعنے کیا یہی احادیث جو غیر احمدی ہمارے مقابلہ میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ خود آنحضرت صلعم نے بھی ان مدعیان نبوت کے دعاوی کی بابت سنکر ارشاد فرمائی تھیں؟ یعنے یہ کہ خاتم النبیین تو میں ہوں۔ میرے بعد تو دوسرا نبی ہو ہی سکتا۔ تم کہاں سے نبوت کے مدعی پیدا ہوگئے ہو۔ وغیرہ وغیرہ؟

بلکہ بجائے اس کے جیسے کہ صحیح احادیث و روایات معتبرہ سے ثابت ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا تو یہ کہ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ اور خدا کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ اللّٰھم صل علےٰ محمد وعلیٰ آل محمد۔ وہ دو روایات یہ ہیں:-

اول- دربارۂ ابن صیاد۔ بخاری علیہ الرحمۃ عبد اللہ بن عمر رضے اللہ عنہ سے ایک لمبی روایت در بارہ ملاقات آنحضرت صلعم وابن صیاد لاتے ہیں جس میں مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے ابن صیاد سے دریافت فرمایا

اتشھد انّی رسول اللہ فقال ابن صیاد للنّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر الیہ ابن صیاد فقال اشھد انک رسول الامّیین۔ یعنے کیا تو شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا۔ اور کہا۔ کہ میں شہادت دیتا ہوں۔ کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے رسول ہیں۔

پھر ابن صیاد نے کہا۔ کہ اتشھد انّی رسول اللہ قال لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اٰمنت باللہ ورسلہ۔ دیکھو بخاری پارہ بارھواں کتاب الجہاد والسیر باب کیف یعرض الاسلام للصبی یعنے کیا آپ شہادت دیتے ہیں۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ تو آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ میں ایمان لایا خدا پر اور اس کے رسولوں پر۔ یہ روائت مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے۔ دیکھو باب قصۃ ابن صیاد۔ الفصل الاول +

دوم۔ دربارہ مسیلمہ کذاب۔ مسند احمد بن حنبل میں ابن مسعود رضے اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ مسیلمہ نے اپنے دو ایلچی آنحضرت صلعم کی خدمت میں بھیجے جنمیں ایک ابن النواحۃ تھا۔ اور دوسرا ابن اثال آنحضرت صلعم نے ان دونو کو فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ آنحضرت صلعم نے اس پر فرمایا۔ کہ میں اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہوں۔ اور یہ کہ اگر میں ایلچیوں کو قتل کر سکتا تو تم دونو کو قتل کر دیتا۔ ابن مسعود کہتے ہیں۔ کہ جب سے یہ سنت پڑ گئی ہے۔ کہ ایلچیوں کو کوئی قتل نہ کرے۔

عن ابن مسعود قال جاء ابن النواحۃ وابن اثال رسولا مسیلمۃ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال لھما اتشھدان انّی رسول اللہ فقالا نشھد ان مسیلمۃ رسول اللہ فقال النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم اٰمنت باللہ ورسلہ۔ لو کنت قاتلًا رسولًا لقتلتکما قال عبد اللہ فمضت السنۃ انّ الرسول لا یقتل رواہ احمد۔ مشکوٰۃ باب الامان۔ الفصل الاول۔

جو لوگ کمال تعصب سے حضرت مسیح محمدی کو دجال اور مسیلمہ کذاب کہہ دیتے ہیں۔ یا یہ کہتے ہیں کہ مسیلمہ بھی اسی طرح نبی کریم صلعم کو بھی مانتا تھا۔ وہ خود مسیلمہ کے رسولوں کے جواب کو غور سے ملاحظہ کریں۔ کہ انہوں نے نبی کریمؐ کی رسالت کا اقرار کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اور بلکہ ہر دو مدعیان نے بلا واسطہ اور بالواسطہ اپنی رسالت کی ہی شہادت پیشگاہ نبوی میں دی ہے۔ حالانکہ بفضلہٖ تعالیٰ احمدیت میں یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے۔ خود قادیان میں ابتک فصول اذان میں اشھد ان محمد رسول اللہ کہا جاتا ہے۔ اور کلمہ شہادت وغیرہ میں بھی احمدی لوگ محمد رسول اللہ ہی کہتے ہیں۔ اگر حضرت میرزا صاحبؑ کو دجال کہتے ہیں۔ یا مسیلمہ سے نسبت دیتے ہیں۔ وہ نہایت بے دردی سے انصاف کا خون کرتے ہیں۔ بھلا جو مدعی بکمال خلوص کہتا ہو ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کیا وہ ایسے ہی خطابات ناسزا و اتہامات بیجا کا مستحق ہو سکتا ہے؟

پھر غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہر دو مدعیان نبوت باوجودیکہ بلا شک وشبہ کاذب ومفتری تھے۔ اور اس وقت دنیا میں انکی کوئی ضرورت نہ تھی حضرت صلعم ان کے دعاوی کو سنکر فوراً انکار نہیں فرماتے۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ اس حسن اعتقاد اور حسن ظن کا کوئی ٹھکانا ہے۔ جو خود رسول صلعم نے خاص اپنے زمانہ کے ادعائے نبوت کرنیوالوں کے بارہ میں دکھلایا۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اسلام کا نام ہی نام باقی رہگیا۔ اور عالمگیر مصائب وفتن بزبان حال پکار رہے ہیں۔ کہ ظہر الفساد فی البرّ والبحر۔ اور مخلوق کی رہنمائی وہدائت کیلئے

ایک عظیم الشان مصلح اور نبی کی ضرورت اشد ایک مدت سے محسوس ہو چکی ہے۔ اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے اور میرزا صاحبؑ کا معاملہ آپ کے حضور پُرنور میں پیش کیا جاتا۔ اور سب مخالف مولوی جمع ہو کر شکائت کرتے۔ کہ حضرت یہ شخص آپ کو نبی تو مانتا ہے۔ مگر ساتھ ہی خود نبوت غیر تشریعی کا مدعی بھی ہے۔ تو ایمان سے بتلاؤ کہ رسول صلعم کیا ارشاد فرماتے؟ آیا وہی کچھ فرماتے۔ جیسے کہ غیر احمدی مخالفین بلا سوچے سمجھے جھٹ کہہ دیتے ہیں۔ کہ "ہم خاتم النبیین" ہیں۔ اور "لانبی بعدی" فرما چکے ہیں۔ بایں ہمہ جو کوئی کسی قسم کی نبوت کا دعوے کرے۔ وہ جھوٹا ہے۔ مفتری ہے۔ دجال ہے۔ مسیلمہ کذاب ہے؟ یا جیسے کہ اپنے زمانہ کے دجال اور مسیلمہ کے بارہ میں ارشاد ہوا تھا۔ کہ "اٰمنت باللہ و رسلہ" اللھم صل علی محمد و علی آل محمد +

پس مسلمان لوگ حضرت میرزا صاحبؑ کے بارہ میں ان کے دعوے نبوت غیر تشریعی پر جس میں بظاہر کوئی نقص شرعی عائد نہیں ہوتا۔ کیوں جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔ اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کیطرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے۔ جو ایک دفعہ نہیں بلکہ دو مختلف موقعوں پر سراسر جھوٹے اور مخالف اسلام مدعیان نبوت کے بارہ میں آنحضرت صلعم سے ظاہر ہو چکا ہے۔ اور بجائے انکار و اصرار کے حسن ظن و حسن اعتقاد کو کام میں لا کر کیوں ہر ایک مسلمان تابع شریعت وہی کلمات طیبات زبان پر نہیں لاتا۔ جو ایسے موقعہ پر خود حضرت خاتم النبیین موصوف بہ لانبی بعدی نے ارشاد فرمائے تھے۔ یعنے آمنت باللہ و رسلہ - کہ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ اگر آجکل لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اسوۂ حسنہ پر عمل کریں۔ تو ان کے لئے خدا تعالیٰ کے راستباز اور برگزیدہ انسان حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے +

میں یہ نہیں کہتا کہ آپ مسلمان ہو جائیں

"میں آپ سے یہ نہیں کہتا۔ کہ آپ مسلمان ہو جائیں ہر شخص اپنے دائرے میں اپنے اور دوسروں سے محبت کرے"

یہ وہ فقرہ ہے۔ جو جناب خواجہ کمال الدین صاحب ووکنگ کے مشنری نے مدراس میں ۲ فروری ۱۹۲۰ء کو تقریر کرتے ہوئے ایک مجمع میں جسکے صدر ایک ہندو صاحب تھے۔ فرمایا۔ اس پر اخبار قومی رپورٹ نے جو قابل قدر خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ان کا یہ حصہ جناب خواجہ صاحب کو شرمندہ کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ کہ:-

"یہ الفاظ جسقدر ایک سیاسی لیڈر کی زبان سے موزوں معلوم ہوتے ہیں۔ اسیقدر خواجہ صاحب کی زبان سے ناموزون اور بے معنے نظر آتے ہیں۔ خواجہ صاحب مسلم مشنری ہیں۔ داعی اسلام ہیں۔ اور ان کا دعوے ہے۔ کہ وہ انگلستان میں عیسائیوں کو مسلمان بنا چکے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ایک داعی اسلام کیونکر ایک جلسہ عام میں یہ اعلان کرسکتا ہے۔ کہ میں آپ سے یہ نہیں کہتا۔ کہ آپ مسلمان ہو جائیں۔ یہ ہرگز دعوت اسلام اور تبلیغ اسلام نہیں ہے۔ خواجہ صاحب اگر سیاسی محبت کا وعظ کر رہے ہیں۔ تو یہ ان کیلئے زیبا ہے۔ کہ مقدس ممبر سے نیچے اتر آئیں۔ اور نیشنل کانگرس اور مسلم لیگ کے ممبر بنجائیں" +

قومی رپورٹ نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ خوب ہے۔ ہم صرف اسقدر اور اضافہ کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔ کہ جو شخص ایک سچے مذہب کا پیرو ہو۔ نہ صرف پیرو بلکہ مبلغ و واعظ جس کا عقیدہ یہ ہو کہ بجز اس مذہب میں داخل ہوئے۔ وہ حقیقی محبت پیدا ہی نہیں ہوسکتی۔ جس کیطرف میں لوگوں کو دعوت دیتا ہوں۔ وہ کبھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ میرے مذہب میں نہ آئیں۔ بلکہ جب وہ لوگوں کو محبت کرنیکی تلقین کریگا۔ تو ضرور کہیگا۔ اور اس کو کہنا پڑیگا۔ کہ میرے مذہب میں آؤ۔ اگر حقیقی محبت کے جویاں ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ جناب خواجہ صاحب اور ان کے بدنصیب رفقاء جلد جلد بلندی سے قعر ہلاکت میں گر رہے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ سب کچھ چھوڑتے جا رہے ہیں۔ کیا قومی رپورٹ کا یہ نوٹ خواجہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کو خون کے آنسو نہیں رلوائیگا۔ جبکہ یہی قومی رپورٹ ان کے خلافت ترکی کو مان لینے کیوجہ سے ان کے تمام جرائم کے عفو کا اعلان کر چکا ہے۔

آریہ صاحبان ڈپٹی کمشنر جالندھر کی نظر میں

حال میں مسٹر سلطان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جالندھر نے ایک آریہ سکول کا معائنہ کرتے وقت اپنی جو رائے آریوں کے متعلق رائے بک میں درج کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ:-

"ہندوستان قدیم کی پرانی تہذیب کے مبالغہ آمیز بیانات آریہ سماج کے اصول کا ایک حصہ ہیں۔ اور آریہ سماج اس طرح موجودہ برٹش گورنمنٹ سے نفرت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔"

اس کے متعلق آریہ اخبارات بہت زور شور سے لکھ رہے ہیں۔ کہ یہ رائے آریہ سماج کے متعلق صحیح نہیں ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے۔ کہ سوامی دیانند صاحب کی دوسری کتب عموماً اور ستیارتھ پرکاش خصوصاً ایک سمجھدار شخص کو قریباً یہی رائے قائم کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ جو ڈپٹی کمشنر صاحب موصوف نے ظاہر کی ہے۔ پس اگر آریہ صاحبان چاہتے ہیں کہ آئے دن سرکاری اور ذمہ وار افسر آریہ سماج کے متعلق اس قسم کی رائے کا اظہار نہ کریں تو انہیں ستیارتھ پرکاش کی دوسری غلطیوں کی اصلاح کرنے کا اعلان ہوا ہے۔ اس وقت اس کی پولیٹیکل تعلیم۔ کے متعلق بھی غور کرکے مناسب طریق سے پیش کرنا چاہیئے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

تازہ بشارتیں

یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانیکے دن

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ۔

فرمودہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

خدا کی رحمت کے نزول کے بعد

دنیا میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ خدا کی رحمت رک جاتی ہے۔ پھر وہ لوگ جو غرور سے زمین پر قدم نہ رکھتے تھے۔ ان کی حالت ایسی گرتی ہے۔ کہ دشمن کو بھی اُنپر رحم آتا ہے۔ اس وقت خدا کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ وہ قوم جس کو مایوسی کھا رہی تھی۔ اس کی مایوسی خوشی سے بدلتی ہے۔ ان کے چہرے چمکنے لگتے ہیں۔ وہ قوم جس کا سر نہیں اٹھ سکتا تھا۔ وہ قوم جسکی پشت خمیدہ ہو گئی تھی۔ وہ قوم جس کے چہروں کا رنگ زرد تھا۔ پھر وہ قوم جس کو برائے تو برائے اپنے بھی ذلیل سمجھتے تھے۔ ایک دم ہرے ہو کے شاداب سبزے کیطرح ہو جاتی ہے۔ اس کی وہ پست ہمتی اور کمزوری جاتی رہتی ہے۔ ان کی فکر وسیع اور ارادے بلند ہو جاتے ہیں۔ جس سال جبکہ بارش بند ہو تمام علاقہ کی حالت بہت خراب ہوتی ہے۔ اور سو رج پر غبار سا پڑا ہوا نظر آتا ہے۔ مگر جب بارش ہو جائے۔ سورج کا چہرہ بھی صاف چمکتا ہوا نظر آنے لگتا ہے۔ اور ایک ہی رات میں تمام جانداروں میں ایک نئی جان پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح قوموں میں تغیر حالات ہوا کرتا ہے جب خدا کا فضل مردہ قوموں پر ہوتا ہے۔ تو ایک منٹ میں ان کی مایوسی کی حالت بدل جاتی ہے۔ جیسا کہ بیمار۔ خواہ کیسا ہی شدید درد میں مبتلا رہا ہو۔ لیکن جب اسکو صحت ہو جاتی ہے۔ تو وہ خود بھی نہیں سوچ سکتا۔ کہ کیسا درد تھا اور کتنا تھا۔ بلکہ جب صحت ہو جاتی ہے۔ تو وہ حیران ہوتا ہے۔ کہ میں یونہی اس وقت گھبرا گیا تھا۔ یہ ایک سبق ہے۔ ان قوموں کے لئے جن کی حالت گری ہوئی ہوتی ہے +

اس زمانہ میں مسلمانوں کی حالت

اس زمانہ میں خدا نے دکھایا ہے۔ کہ اگر کوئی قوم دنیا میں گری ہوئی ہے۔ تو مسلمانوں کی ہے۔ اس کے لئے خدا کے فضلوں کی بارش کی احتیاج ہے۔ اور دشمن جسکو مٹانے کے لئے متحد ہیں۔ وہ قوم یہی ہے۔ مسلمانوں کی حالت ہر لحاظ سے دنیا میں گری ہوئی ہے۔ علم کے لحاظ سے دنیا سے پیچھے۔ رتبہ و شان کے لحاظ سے یہ گری ہوئی ہے۔ یہ ان سے بھی بدتر ہیں جن کی حکومتیں سینکڑوں سال سے گئی ہوئی ہیں۔ اگرچہ ان کی برائے نام ابھی تک حکومتیں باقی ہیں۔ مگر ان قوموں کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے جن کے پاس کوئی حکومت نہیں۔ اور اسکی وجہ ظاہر ہے۔ کہ دوسری اقوام جو گری ہیں۔ وہ بحیثیت قوم کے گری ہیں۔ اور مسلمان بحیثیت افراد کے گر گئے ہیں۔ اور جو قومیں بحیثیت قوم کے گرتی ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کا زوال کسی خاص وجہ سے ہو۔ اگر وہ گر بھی جائیں تو سنبھل سکتی ہیں۔ کیونکہ ان کے افراد کی حالت اچھی ہوتی ہے۔ اور وہ یقین کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم آج گر گئے ہیں۔ تو کل اٹھینگے۔ کیونکہ ہم میں قابلیت ہے اور ہم میں جوش ہے۔ اور ہم علم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ایک شہسوار گھوڑے پر سے گر پڑتا ہے۔ اس کا گرنا اتفاقی ہے۔ کیونکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو گا۔ اور اس گرنے کی تلافی کر دیگا۔ مگر جو اناڑی گھوڑے پر سے گرتا ہے وہ اتفاقی طور پر نہیں گرتا۔ بلکہ وہ نادانی سے گرتا ہے۔ اور اسے ضرور گرنا تھا۔ اور گرنے میں اس کی ہڈی پسلی ضرور ٹوٹی ہو گی۔ اس لئے آئندہ اسکو گھوڑے پر چڑھنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ یہی حال ان اقوام کا ہوتا ہے جن کے افراد کی حالت خراب ہوتی ہے۔ وہ جب گرتی ہیں۔ تو ان کو قطعاً امید نہیں ہوتی۔ کہ وہ پھر اٹھینگی۔ کیونکہ ان میں کوئی بات ترقی کرنے کی باقی نہیں ہوتی +

قومی و افرادی تنزل۔

جن اقوام کے افراد کی حالت درست ہوتی ہے۔ وہ اگر برسر حکومت نہ بھی ہوں۔ تو انمیں ایثار کا مادہ ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ انہیں قوم کی خاطر جان دینا پڑے۔ تو وہ جان دینے سے نہیں ہچکچاتے۔ اور ان کے دل میں اجتماع کی ایک عزت و وقعت ہوتی ہے +

دیکھو مسلمانوں کی سلطنتیں برائے نام موجود ہیں۔ افغانستان کی سلطنت ہے۔ مراکو کی بھی ۔ ۔ ۔ ۔ گری پڑی سلطنت ہے۔ مصر کی ہے۔ عربوں کی بھی سلطنت قائم ہو گئی ہے۔ ترکوں کے قبضہ میں بھی کچھ نہ کچھ رہیگا ہی۔ مگر جو صدمہ مسلمانوں کو ہے۔ وہ ہندوؤں کو نہیں۔ اگرچہ مسلمانوں کے پاس مذکورہ بالا سلطنتیں برائے نام ہیں۔ اور ہندوؤں میں کوئی سلطنت نہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہندو تیار ہیں۔ کہ انہیں اگر قوم کی خاطر مرنا پڑے گا۔ تو وہ مرینگے۔ مگر مسلمانوں میں یہ بات نہیں۔ اس لئے یہ محض شور مچاتے ہیں۔ جیسا کہ عورتوں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ جب مرد گھر میں نہ ہوں اور چور آ جائیں۔ تو وہ چلانے لگتی ہیں۔ کہ اٹھو میاں برکت اللہ اور ان کا بھائی رحمت اللہ۔ ان کا خیال ہوتا ہے۔ کہ اس شور سے چور ڈر جائینگے۔ یہ ان کی کمزوری کی علامت ہے۔ مگر جہاں مرد گھر پر ہوں۔ اگر چور آئیں تو وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور دروازے کھول دیتے ہیں۔ کہ چور زد پر آ جائیں۔ تو ان کو یہیں پکڑ لینگے۔ بس کام کرنیوالے کام کیا کرتے ہیں۔

اور وہ دل محض شور مچایا کرتے ہیں۔ کہ ہم یہ کر دینگے اور ہم وہ کر دینگے۔ حالانکہ انہیں وہ چیز نہیں جو انکی روح تھی۔ یعنی اسلام اور دین۔ دین کو تو چھوڑ دیا۔ اور مسلمانوں کو جمع کرنے والی قومیت نہ تھی بلکہ اسلام ہی تھا۔ جب یہ ہی ان کے پاس نہ رہا۔ تو ان کا تمام شور گیڈر بھبکیاں ہو گیا۔ پس مسلمانوں کی حالت مایوسی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ کیونکہ ان کو سہارا نظر نہیں آتا۔ جو دروازہ ان کے لئے کھولا گیا تھا۔ اس کو یہ بند کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے جو رستہ کھولا ہے۔ اس میں سے ہم داخل نہیں ہوں گے۔ اور خدا کہتا ہے۔ اگر تم اس راستہ میں سے نہیں آؤ گے۔ تو میں اور رستہ تمہارے لئے مدد نہ آنے دوں گا +

مسلمانوں کا واحد ذریعہ ترقی

وہ ذریعہ جس سے اسلام دنیا میں ترقی کر سکتا ہے۔ اور مسلمان عزت و وقار حاصل کر سکتے ہیں ایک ہی ہے۔ وہ خدا نے مقرر کیا۔ اور ہم نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ **اسلام اب میرے ذریعہ دنیا میں ترقی کرے گا۔** وہ اسلام جس کے مٹ جانے کی پیشگوئیاں کر دی گئی تھیں۔ کہ چند سالوں میں فنا ہو جائیگا۔ وہ اسلام جس کی تباہی قریب نظر آتی تھی۔ وہ اسلام جس کو مسلمان چھپا رہے تھے۔ اسی اسلام کے متعلق حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ مٹایا نہیں جائیگا۔ بلکہ دنیا میں پھیلے گا۔ مگر اس میرے ذریعہ پھیلیگا اس کی ترقی کا ذریعہ میں ہونگا +

قادیان سے بلند ہونے والی آواز

یہ آواز ایسی آواز تھی۔ جو جنگل سے بلند کیجائے۔ مگر آواز بلند کرنیوالا نظر نہ آتا ہو۔ اس وقت اس کو لوگوں نے باور نہ کیا۔ مگر آج دیکھو یہ آواز دنیا کے گوشوں میں پھیل گئی۔ اور چاروں طرف سے لوگ اس کی طرف چلے آ رہے ہیں۔ جس وقت حضرت صاحب نے یہ شعر کہا تھا۔ اس وقت مخالفین لکھا کرتے تھے۔ کہ کتنے عیسائی مسلمان ہوئے۔ آج وہ دیکھیں۔ کہ عیسائیت کے گھر میں ہماری تبلیغ ہو رہی ہے۔ وہ لوگ جو اسلام کے مٹانے کے در پے تھے۔ ان میں سے ہی لوگ نکل نکلکر اسلام پر قربان ہونے کو آمادہ و تیار ہیں۔ اس وقت ہم سے مطالبہ کیا جاتا تھا۔ تم چند ہی نومسلم عیسائی دکھاؤ۔ ہم آج مخالفوں کو درجنوں دکھانے کو تیار ہیں۔ عیسائیوں میں سے مسلمان ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ پھر ایک جگہ نہیں بلکہ ملکوں ملکوں میں +

مسیح موعودؑ کے تازہ نشانات

جس وقت حضرت صاحب نے یہ شعر کہا تھا ؎

> زور سے کفر تھا اسلام کو کھا رہا
> اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانیکے دن

یہ ایسی ہی بات تھی جیسے کوئی کہے کہ بلی شیر کو کھا جائیگی یا چڑیا باز کو شکار کریگی۔ یا بکری بھیڑیئے پر حملہ کریگی۔ مگر اسلام کا حال اس سے بھی ابتر تھا۔ کیونکہ اگر بلی شیر کو کھا نہیں سکتی۔ تو جان تو بچا سکتی ہے۔ چڑیا یا بیدی باز سے اپنی جان اڑکر بچا سکتی ہے۔ اور بکری بھیڑیئے سے بچ سکتی ہے۔ مگر اسلام تو کفر کے پنجے میں تھا۔ اور مسلمان ہر طرف سے گھرے ہوئے تھے۔ ان کے لئے کوئی رستہ بچ نکلنے کے لئے نہ تھا۔ ایسے حال میں نہ صرف یہ کہنا۔ کہ اسلام بچ جائیگا۔ بلکہ یہ کہنا۔ کہ ؎

> اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانیکے دن

اور ایسے حالات میں کہنا۔ جب کوئی سامان نہ تھے۔ ایک حیران کرنے والی بات تھی۔ اسوقت ہماری جماعت کوشش کرتی تھی۔ مگر ہماری جماعتیں صرف ہندوستان میں تھیں۔ مگر اب کیا سامان پیدا ہوئے ہیں۔ انگلستان میں ہماری تبلیغ ہو رہی ہے۔ سیلون میں ہماری جماعت ہے۔ عرب میں موجود۔ اور مصر میں بھی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اب روس میں بھی لوگ احمدی ہو گئے اور امریکہ میں بھی عنقریب لوگ مسلمان ہونگے۔ نئی خوشخبری یہ ہے۔ کہ **ہالینڈ کا ایک شخص مسلمان ہوا ہے۔** تو اس سے یہ سمجھو۔ کہ ہالینڈ میں بھی انشاءاللہ بڑے پیمانہ پر تبلیغ ہو گی۔ اس سے بھی بڑھ کر خوشخبری یہ ہے۔ کہ کئی سو سال سے افریقہ کے بعض خاص علاقوں میں عیسائیت لگی ہوئی تھی۔ اور بیس پچیس لاکھ کے قریب لوگ عیسائی ہو گئے تھے۔ انہیں ہمارا لٹریچر پہنچا۔ اب ان کے تعلیم یافتہ لوگوں میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ہم جو عیسائی ہوئے تو کیوں ہوئے۔ پہلے ہمارا خیال تھا۔ کہ عیسائی ہو کر ہم کو دنیوی فائدہ ہو گا۔ مگر وہ تو ہوا نہیں۔ پس اس وقت اگر ہم دنیا کے لئے ہوئے تھے۔ تو اب ہمیں سچے دل سے سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر واقعی عیسائیت سچا دین ہے۔ تو ہمیں اس پر مضبوط ہو جانا چاہیئے۔ اور اگر نہیں۔ تو اس کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اس خیال کے لوگوں نے ایک انجمن بنائی جس کے اس وقت پانچ ہزار ممبر ہیں۔ ان کے سیکرٹری سے خط و کتابت تھی۔ مفتی صاحب کو افریقہ بھیجنے کی بھی یہی غرض تھی۔ مگر امریکہ کی ضروریات زیادہ اہم معلوم ہوئیں۔ اس لئے ان کو امریکہ کیطرف بھیجدیا گیا ہے +

غرض اس انجمن کے سیکرٹری کو تبلیغ ہو رہی تھی۔ اس کے متعلق کل اطلاع آئی ہے کہ **وہ مسلمان ہو گیا۔** اور اس شخص نے لکھا ہے۔ کہ **عنقریب دو سو اور آدمی مسلمان ہونگے۔** اسی طرح خدا کے فضل سے کچھ بعید نہیں۔ کہ وہ جو پچیس لاکھ کے پچیس لاکھ جو عیسائی ہو گئے تھے۔ جلد تر مسلمان ہو جائیں۔ جس وقت حضرت مسیح موعود کی یہ پیشگوئیاں شائع ہو رہی تھیں۔ ان پر سب احمدی ایمان رکھتے تھے۔ کہ یہ ضرور پوری ہونگی۔ کیونکہ خدا کی باتیں ہیں۔ مگر ایسے بہت تھوڑے ہونگے۔ جن کا یہ خیال ہو گا۔ کہ ہم ان باتوں کو اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھینگے۔ بلکہ اکثر خیال کرتے ہوں گے کہ ہماری اولاد یا ہماری اولاد کی اولاد دیکھیگی۔ لیکن ہم خدا کے فضل سے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ خدا کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ خدا کے مامور نے جو کہا تھا ؎

مدتوں سے کُفر تھا اسلام کو کھاتا رہا
اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانیکے دن

اور ہم نے دیکھ لیا۔ کہ خدا کی باتیں اس طرح پوری ہوتی ہیں لوگ حیران تھے۔ کہ کِس طرح ہوگا کہ ع

اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانیکے دن ع

پس ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہم نے جو سُنا اور جو پڑھا تھا اسی کے مطابق ہو رہا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب خدا کے مسیح موعود اور مامور ہیں۔ کیونکہ آپنے اسوقت جس وقت اسلام کو کفر کھا رہا تھا۔ صاف کہا تھا کہ وہ وقت آگیا ہے۔ کہ اسلام کفر کو کھا جائے۔ اب حالت بدل گئی ہے۔ اور عالم عیسائیت احمدیت سے کانپ رہا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ چاہے۔ تو دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔

جماعت کا فرض ایک نمایاں تبدیلی کی ضرورت

یہ خدا کا احسان ہے۔ میں اپنے احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کریں۔ تمہارے پاس دُور دُور سے لوگ آئینگے تم اپنے گھروں کو ان کے لئے صاف کرو۔ کیونکہ جب وہ آئینگے تو تمہارا نمونہ دیکھیں گے۔ تمہیں اپنے دلوں کو وسیع کرنا چاہیئے۔ اگر وہ آئے اور انہوں نے دیکھا کہ تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑتے ہو۔ جھگڑتے ہو۔ اور تمہاری آپس کی نفرت دیکھ کر وہ یہی کہیں گے۔ کہ دُور کے ڈھول سہانے پس اپنی اصلاح کرو۔ اپنے اندر محبت پیدا کرو۔ محبت بڑی چیز ہے۔ وہ تمام روکوں کو اٹھا دیتی ہے۔ اور دشمن کے دل کو کھینچتی ہے۔

اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں میں محبت پیدا کرے تمہارے دلوں سے حقد کو۔ نفرت کو دور کرے۔ دیکھو قرآن شریف میں ایمان کی علامت یہ آتی ہے کہ تم ایک ہو جاؤ۔ اگر تم ایک نہیں۔ تو تم مومن نہیں یہ دُنیا کے اموال اور ثروتیں کسی کام کی نہیں۔ جب تک آپس میں محبت و خلوص نہیں۔ پس خدا کے لئے محبت بڑھاؤ۔ احادیث میں آتا ہے کہ جو خدا کے لئے کسی سے محبت کرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن خدا کے سایہ کے نیچے ہوگا۔ لیکن جو شخص ہزاروں لاکھوں سے خدا کے لئے محبت کرے۔ وہ کِس قدر خدا کے فضلوں کا وارث ہوگا۔ یہ بڑی نعمت ہے یہ ہو۔ تو ہر ایک تکلیف راحت ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی خدا کے انعام کی قدر نہیں کرتا۔ وہ گندگی کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔ پس تم خدا کے انعام کی قدر کرو۔ اللہ تعالےٰ ہم سب پر اپنے فضل کرے۔ اور اپنے بندوں کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالے۔

اٰمین

احمدیت امید کرتی ہے۔ کہ ہر احمدی اپنا فرض ادا کرے

(از مسٹر ساگر چند بیرسٹر ایٹ لاء)

مَینے حال میں امیر علی کی کتاب سپرٹ آف اسلام پڑھی۔ اور صحابہ نے اسلام کی خدمت میں جو جو قربانیاں کی تھیں ان کا میرے دل پر بڑا گہرا اثر پڑا۔ یہ زمانہ سونے کا نہیں احمدیوں کو اپنا فرض پہچان کر تبلیغ کے لئے بڑی تعداد میں یورپ جانا چاہیئے۔ اگر اُس زمانہ کے عرب تبلیغی جوش میں اپنے دنیاوی آرام و آسایش کو قربان نہ کردیتے تو آج اسلام کا نام بھی کِس نے سُنا ہوتا۔ اور زمانہ ابھی تک تاریکی کے عالم میں پڑا ہوتا۔ ان کی مقدس زندگیاں ہمارے لئے ایک اہم سبق سے بھری ہوئی ہیں۔

فتح محمد سیال صاحب نے مجھے احمدیت سے محبت کرنی سکھائی اور اگر وہ قابل تعظیم مشنری انگلینڈ نہ گیا ہوتا۔ تو میں ابھی تک تاریکی کی زندگی بسر کرتا۔ اور وہ روشنی اور نور جو کہ مجھے حضرت احمدؑ کی تعلیم سے نصیب ہُوا۔ شاید مینے اس کو کبھی خواب و خیال میں بھی نہ دیکھا ہوتا۔ لیکن افسوس کہ یورپ میں لاکھوں آدمی ہیں جو کہ رُوحانی روشنی کیلئے تڑپتے ہیں۔ اور ان کو کوئی روشنی دکھلانے والا نہیں وہ مسیحا کی انتظار کرتے کرتے مرجاتے ہیں۔ اور ان کو کوئی یہ بتانیوالا نہیں۔ کہ مسیحا آگیا۔ وہاں ہمارے صرف دو چار مشنری کیا کر سکتے ہیں۔ اسلام تو یہ کہتا ہے۔ کہ ہر مسلمان مشنری ہے۔ جو قیمتی جوہر ان کو نبیؑ وقت نے دیئے ہے ان کو چاہیئے۔ کہ وہ سارے زمانہ کو اس میں حصہ دیں۔ کیا احمدیت پر فدا ہونیوالے اپنے فرض کو سمجھیں گے۔ کیا ایں سے وہ جن کو خدا تعالیٰ نے علم اور روپیہ دیا ہے۔ اپنے آرام و آسایش اور اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر تبلیغ کے لئے گھروں سے نکل پڑینگے۔ اگر وہ ایسا کرینگے۔ تو ان پر اللہ کی برکتیں ہونگی۔ ہر ہفتہ میرے پاس انگریزوں کے خط آتے ہیں۔ کہ وہاں ان کو احمدی مشنریوں کی ضرورت ہے، اگر یہ لوگ احمدیت کی روشنی بغیر ہی ان وباؤں سے مرگئے جو کہ آج کل یورپ میں آرہی ہیں۔ تو کیا ان کا گناہ احمدیوں کے سر پر نہ ہوگا۔ کہ انہوں نے اپنے آرام و آسایش کو ان انسانی بھائیوں میں جاکر تبلیغ کرنے پر ترجیح دی۔ اور قدرت خدا کو دیکھو۔ کہ ہمارے روپیہ کی قیمت بڑھ کر بھی اب دُگنی ہوگئی ہے۔ اگر کوئی انگریز عیسائی مشن کے لئے پندرہ روپیہ ہندوستان بھیجے۔ تو یہاں پادریوں کو صرف ساڑھے سات روپے ملتے ہیں لیکن اگر ہم یہاں سے اپنے مشن کے لئے ساڑھے سات روپے ولایت بھیجیں۔ تو وہاں ہمارے مشن کو پندرہ روپے ملتے ہیں۔ پس اگر انگریزی دان احمدی کے پاس ایک ہزار روپیہ بھی ہو۔ تو وہ بھی چھ مہینے یورپ جاکر تبلیغ کرا سکتا ہے۔ اپنا فرض ادا کرنے اور ثواب حاصل کرنیکا یہ ایک عالی شان موقعہ ہے۔ اُمید ہے کہ خوش قسمت احمدی اسکو ہاتھ سے نہ جانے دینگے۔ صرف ان کو خدمت دین کا ارادہ کرلینا چاہیئے۔ تب اگر ان کے راستہ میں ایک ہزار مشکلات بھی ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو دور کردیگا۔ اور جو ایسا نہ کرسکیں۔ ان کو چاہیئے کہ کم از کم راتوں کو اُٹھ کر دعائیں کریں۔ تاکہ جو ہمارے مشنری مغرب کو گئے ہوئے ہیں۔ ان کے سروں پر کامیابی کا سہرہ بندھے۔

میرے دل میں تو صرف ایک خیال ہے۔ اور وہ اسلام کی خدمت ہے۔ سب بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ میری رُوحانی ترقی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر دیگا۔

الحق یعلوا ولا یعلیٰ

ہم نے کچھ عرصہ ہوتا ہے۔ علماء و مشائخ سرحد اور نواح سرحد کے اضلاع کو بالعموم اور احمدی نما منکرین کے اقنوم ثلاثہ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے وکیل لاہور و جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے وکیل لاہور۔ اور جناب مولوی غلام حسن صاحب پشاور کو بالخصوص یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ اگر وہ اس عقیدہ میں درحقیقت حق پر ہیں۔ کہ سیدنا حضرت محمد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تا قیامت باب نبوت مسدود ہے۔ اور وحی نبوت ابداً منقطع ہے۔ تو چاہیئے۔ کہ وہ ہمارے ان دس سوالات کے معقول اور مدلل جوابات قرآن کریم کی نص صریح سے دیں۔ اور ہر سوال کے جواب پر مبلغ عــہ اور کل سوالات کے جوابات پر مبلغ یک صد روپیہ انعام بھی حاصل کریں ۔

یہ چیلنج نہ صرف ہم نے رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان بابت ماہ نومبر ۱۹۱۹ء میں شائع کیا تھا۔ بلکہ پانصد کاپیاں اس کی اضلاع سرحد اور بعض حصص پنجاب میں متصل سرحد بھی تقسیم کی تھیں۔ اور جو لوگ مخاطب تھے ان کا فرض تھا۔ کہ وہ اپنے عقیدہ کی صحت اور درستی پر نصوص صریحہ کلام اللہ سے پیش کرتے۔ اور باب نبوۃ مسدود ثابت کرتے۔ ورنہ حق اور تقویٰ سے کام لیکر اپنے عقیدہ کے بطلان کا اقرار کر کے باز آتے۔ اور حضرت احمد جری اللہ علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم کرتے۔ وہ ہمارے چیلنج کا جواب تحریر کر سکے۔ نہ اس لئے کہ ہم انعام دیتے ہیں۔ یا وہ اس قلیل رقم کے محتاج ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ در اصل صدق اور راستی پر ہیں۔ اور احقاق حق اور ابطال باطل کرتے۔ اور کتمان حق سے کام نہ لیتے۔ اور انعام ہر ایک شے زائد تھا۔ مزید برآں تھا۔ مگر ذی علم بزرگ تو صم بکم عمی ہو کر رہنے کو ترجیح دے کر خاموش ہو بیٹھے۔ اور حق یہی تھا۔ ان کی نیت [illegible]۔ ورنہ تا قیامت وہ [illegible] باطل خیال کی تائید میں کلام اللہ سے ایک آیت پیش نہ کر سکتے اور نہ کر سکتے ہیں۔ الحق یعلوا ولا یعلیٰ ۔

غیر احمدی گروہ میں سے تو جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بولے۔ مگر ان کو جب ہم نے اخبار الفضل مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۲۰ء میں ہمارا چیلنج کے عنوان سے مخاطب کیا۔ تو وہ بھی دم بخود ہو گئے ۔

اب احمدی نما منکروں میں سے اگر کوئی شخص بولا ہے۔ تو وہ ضلع ہزارہ کے ایک گاؤں کا مُلّا محمد یٰسین صاحب نامی لاہوری وکلاء کا وکیل ہو کر بولا ہے۔ مگر بلا مختار نامہ۔ وہ اخبار پیغام لاہور مورخہ ۱۰ فروری ۲۰ء میں تحریر کرتے ہیں کہ :۔

"یعنی اخبار پیغام لاہور میں یہ اعلان دیا تھا کہ کوئی ذی علم شخص قاضی محمد یوسف صاحب کے اس چیلنج کا جواب نہ دے"

اور اس سے آگے چلکر لکھتے ہیں کہ :۔

(۱) جواب طیار ہے (۲) ایبٹ آباد۔ دانہ یا شہر میں آکر سُن لیں یا مجھے شہر پشاور میں بُلوالیں (۳) کوئی جید عالم فریقین حکم مقرر کر لیں گے (۴) ایک سو روپیہ موعودہ ساتھ لاویں (۵) وہ پہلے آپ کا چیلنج اور پھر ہمارا جواب سُنا دیگا (۶) پھر موکد بعذاب حلف اٹھا کر فیصلہ صادر کریگا۔ (۷) اگر فیصلہ ہمارے حق میں ہو تو روپیہ ہم کو دیا جاوے۔ ورنہ اگر فیصلہ آپ کے حق میں دیدے۔ تو آپ اپنا روپیہ لیکر واپس چلے جاویں۔ (۸) جواب کا ایک ماہ تک انتظار کیا جاویگا (۹)

آخر میں کہتے ہیں کہ بعد قاضی صاحب خاموش ہیں ۔

ہم کو مُلّا محمد یٰسین صاحب کے ساتھ چند بار گفتگو کرنے اور ان کی تحریرات اخبار پیغام لاہور میں پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ہم تو اس نتیجہ تک پہونچے ہیں کہ وہ ایک مجنون مزاج اور مختل الدماغ آدمی ہے۔ اور علم سے عاری جاہل محض ہے۔

(۱) مجنون اور مختل الدماغ کا ثبوت سب سے اول تو اس کا وہ خط ہے۔ جو ہمارے چیلنج کے بارہ میں اخبار پیغام لاہور مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا۔ کیونکہ اس سارے مضمون کا ہر ایک حصہ نفس الامر سے بے تعلق اور بے ربط باتوں سے پُر ہے۔ اور آخر میں تو سطر سطر بے ربط اور ایک دوسری کے خلاف ہے۔ اور مجنون کا یہی خاصہ ہے۔ کہ اس کے کلام اور کام میں تسلسل اور ربط نہیں ہوتا۔ اور بے تعلق امور اس میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ پھر ہمارا خیال اسوقت تو یقین کو پہونچ جاتا ہے کہ جبکہ پیر سرور شاہ صاحب داتوی کی وہ شہادت یاد آتی ہے جو انہوں نے ملا محمد یٰسین صاحب کو مجنون اور دیوانہ کہہ کر ادا کی ہے۔

(۲) جاہل اور علم سے بے بہرہ اس لئے۔ اول تو اس کی جہالت کا ثبوت ان کی تحریر ہے۔ جسمیں ایک سرے سے دوسرے تک نہ تو کوئی آیت قرآنیہ موجود ہے۔ اور نہ کوئی حدیث نبوی بطور دلیل لایا ہے۔ ہاں اگر ہے۔ تو اخلاق فاضلہ سے گری ہوئی چند سطور جو ایسی بے ہودگی میں سنڈاس سے بھی زیادہ بدبودار ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کی تصدیق اس کا وہ اعلان اور اقرار ہے۔ کہ کوئی ذی علم اس چیلنج کا جواب نہ دے۔ یعنی چونکہ اس چیلنج کا جواب ایک جاہل تلمیذ ابوجہل تحریر کر چکا ہے۔ اس لئے ذی علم لوگ تکلیف گوارا نہ کریں۔ اب اگر یہ اعلان اور اقرار اس کی جہالت کا شاہد نہیں۔ تو اس بھلے مانس سے دریافت کیا جاوے۔ کہ جن سوالات کے جوابات صرف آیات قرآنیہ سے طلب کئے گئے ہیں۔ تو جب تک ایک شخص ذی علم نہ ہوگا۔ تو کیونکر دے سکیگا۔ کیا غیر ذی علم بھی علمی جوابات پر قادر ہو سکتا ہے۔ سو یہ دلیل مزید ہے اس کی اپنی جہالت پر۔

پس ہم ایک مجنون اور مختل الدماغ یا جاہل شخص کو یہ وقعت نہیں دے سکتے۔ کہ وہ ایک علمی چیلنج کا جواب محض بجواب سے دے۔ ہاں اگر اُسے شوق ہی ہے۔ کہ ہم اس کے جوابات کو سُنیں۔ تو ہم اس سے سب سے اول دو مطالبات رکھتے ہیں۔ جب تک وہ ان کے جوابات ہمارے مطالبات کے موافق پورے نہ کرے۔ تب تک ہم ان کو ذاتی تجربہ کی بناء پر کسی خطاب کا اہل اقرار نہیں دیتے۔ وہ دو مطالبات یہ ہیں۔ جن کا جواب ہم اخبار پیغام لاہور میں طبع شدہ چاہتے ہیں ۔

اول مطالبہ یہ ہے کہ وہ پیر سرور شاہ صاحب داتوی صاحب غیر مبایع سے یہ حلفیہ شہادت شائع کراوے۔ کہ مُلّا محمد یٰسین صاحب

کو انھوں نے کبھی مجنون اور دیوانہ نہیں سمجھا۔ اور نہ وہ مختل الدماغ انسان ہے۔ اور اگر کبھی تھا۔ تو اب صحیح الدماغ ہے۔ اور اس کے حواس خمسہ درست ہیں۔

دوم مطالبہ یہ ہے۔ کہ وہ مانسہرہ کے کسی جید عالم سے حلفیہ شہادت حاصل کرے۔ کہ مُلا محمد یٰسین صاحب جاہل اور بے علم نہیں۔ بلکہ ذی علم انسان ہے ؎

جس وقت وہ یہ دونوں موکد بہ حلف شہادت شایع کرادیں۔ تو ہم اسی وقت بذریعہ اخبار یا بذریعہ خط اطلاع دیدینگے۔ کہ (۱) آپ بے شک پشاور شہر کو اول ہفتہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء میں تشریف لادیں (۲) اور اپنا جواب چیلنج ساتھ لادیں (۳) کوئی جید عالم ہمارے مشورہ سے منتخب کریں۔ تاکہ وہ چیلنج کا جواب آپ کی طرف سے اور جواب الجواب ہماری طرف سے سُنے۔ (۴) اور اپنا موکد بعذاب فیصلہ جو آپ کا پیش کردہ اور ہمارا منظور کردہ ہے۔ وہ حکم صادر کرے۔ (۵) مبلغ یک صد روپیہ ہم اسی وقت حکم کے ذریعہ امانتاً بنک میں رکھوا دینگے۔ جو وہ آپ کو تاریخ فیصلہ سے کامل ایک سال بعد ادا کرے گا۔ اگر وہ حکم عذاب الٰہی سے نجات پاگیا۔ اور اگر گرفتار عذاب الٰہی ہوا۔ تو روپیہ کے آپ مستحق ہونگے۔ اور فتح ہماری ہوگی (۶) عذاب کوئی معمولی بخار یا سردرد یا زکام وغیرہ یا کوئی زمینی منصوبہ یا شرارت نہ ہوگا۔ بلکہ وہ ہوگا۔ جو غیر معمولی رنگ میں ہو۔ اور جس کو دل محسوس کریں۔ کہ درحقیقت وہ عذاب الٰہی تھا ؎

پس اگر ہمارا یہ جواب مشروط بہ شرائط مذکورۃ الصدر منظور ہے۔ تو مرحبا! تشریف لائیے۔ ورنہ آپ کی لغو اور یاوہ تحریرات ایک مجنون اور مخبوط الحواس انسان کی بڑ سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ؎

خاکسار

قاضی محمد یوسف احمدی۔ سکرٹری
انجمن احمدیہ ۔ پشاور

چندہ مسجد لنڈن

(از مکرم جناب ذوالفقار علیخان صاحب کے قلم سے)

جس وقت مسجد لنڈن کے چندہ کے لئے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری سیالکوٹ تشریف لیگئے۔ تو بعض احمدیوں کے ایثار کے عجیب و دلکش قصے سنائے۔ چنانچہ خاکسار نے انہیں سے دو احمدی دوستوں کے حالات ایثار قلم بند کرکے بطور یادگار نظم کا جامہ پہنایا ہے۔ تاکہ دوسرے احمدی اصحاب فائدہ اُٹھائیں۔ ذیل کی نظم کا واقعہ یہ ہے۔ کہ سید شریف شاہ حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم مغفور سیالکوٹی کا چچا زاد بھائی ہے۔ اس نوجوان دلیر احمدی کی تنخواہ صرف بارہ روپیہ ماہوار ہے۔ جب اس کے سامنے چندہ کی تحریک کی گئی۔ تو جو کچھ اسکی ملکیت اسوقت تھا۔ وہ سب چندہ میں دیکر الگ کھڑا ہو گیا۔ تفصیل چندہ یہ ہے۔ نقد ۸ تین کوٹ ۶ جوڑے کپڑے۔ تین جوڑے جوتے کے۔ سرکی لنگی چھڑی ایک۔ واسکوٹ گرم ایک۔ چارپائی ایک۔ جراب ایک جوڑا۔ یہی اثاث البیت اس جوان مرد جوان بخت انسان کا تھا۔ صرف جسم کے کپڑے اور اشد ضروری سامان لیکر علیحدہ ہو گیا۔ یہ ایسا واقعہ ہے کہ ہمارے ناظموں کے لئے کافی ذخیرہ نظم خیالات کا بہم پہونچاتا ہے۔ میں اپنی موجودہ مشغلہ کے ساتھ کافی توجہ نہ کر سکا۔ ممکن ہو اور بھائی زیادہ واضح طور پر داد ہمت دیسکیں۔ اگلے پرچہ میں دوسری نظم انشاء اللہ پیش کروں گا ؎

وھو ھذا

آفریں ہمت پہ تیری اے شریف باوفا
تیرے اس ایثار کا ہے قدسیوں میں غلغلا

آفریں اے مرد میدان وفا صد آفریں
مرحبا شیر نیستان محبت مرحبا

ہیں ترے انداز میں رنگ صحابہ جلوہ گر
تیری قربانی میں ہے صدیق رضی اللہ عنہ کا صدق و صفا

جو کیا تو نے وہی ہم سب کو لازم تھا ضرور
تو نے سبقت کرکے لیکن سب کو پیچھے کر دیا

تیری عالی ہمتی دُنیا میں ہوگی بے نظیر
تیرے ذکر خیر پر عالم کہے گا مرحبا

رُوح احمدؑ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی آپ پر
کر رہا تھا تو اثاث البیت جب نذر خدا

دینے والے کا فرس سن پاتے کہ تونے اے شریف
جز لباس جسم جو کچھ گھر میں تھا سب دیدیا

تیرے اس ایمان پر کیوں فخر نہ ہم کو آئے ہیں
نوجوانی و غریبی اور پھر یہ حوصلا

تو گر وہ آخرین میں ہے مگر پیچھے نہیں
اپنے سوز صدق سے تو اولین میں جاملا

تیرے سر پر سایۂ رحمت رہے گا تا ابد
تو اسی اخلاص پر اپنے اگر قائم رہا

سامنے آجائیگا اجر تیرے وقت اے دوستو!
چندۂ تعمیر میں جس جس نے ہے جو کچھ دیا

ہے دُعا گوہر کی یا رب مسجد لنڈن کے ساتھ
جس نے ترا گھر بنایا تو بھی اس کا گھر بنا

مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقا توجہ فرماویں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی جو کتاب بابو منظور الٰہی صاحب پیغامی نے شائع کی تھی۔ اسمیں سے دو الہامات نقل کرتا ہوں۔ انکے مطلب و مفہوم پر غور فرمائیں۔

(اول) انّ الذین لا یلتفتون الیک لا یلتفتون الی اللّٰہ
جو لوگ تیری طرف التفات نہیں کرتے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی التفات نہیں کرتے ؎ (صفحہ ۱۳۲)

(دوم) کلّ ھالکٍ الا من تعد فی سفینتی
ہر ایک ہلاک ہوگا۔ مگر وہی بچیگا۔ جو میری کشتی میں بیٹھیگا ؎ (صفحہ ۱۲۹)

راقم ایک خیر خواہ۔

مولوی ابُوتراب کے چیلنج کا جواب

تین ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ ہم نے ایک مضمون بعنوان "موضع راجہ ساہنسی میں مولوی ابوتراب کا مباحثہ سے فرار اور ہمارے چیلنج کا جواب" لکھا تھا۔ جس کا جواب مولوی ابوتراب سے آج تک نہ بن پڑا۔ اور تراب صاحب کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے بھی ہم پھر جگا جگا کر۔ مگر اب پھر ہماری نظر سے ایک مضمون بعنوان "مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو چیلنج" اخبار اہلسنت والجماعت مطبوعہ یکم مارچ سنہ ۱۹۲۰ء گذرا۔ جس کے جواب میں ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ کچھ لکھا جائے۔ تاکہ جھوٹے کو اس گھر تک پہنچا دیا جائے ؂

ہم نے ۲۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء کے الفضل میں موضع راجہ ساہنسی کے حالات لکھتے ہوئے ابوتراب صاحب کو مباحثہ کا چیلنج دیا تھا۔ جس کے جواب میں پھر انہوں نے ۱۱۔ نومبر سنہ ۱۹ء کے اخبار اہل سنت میں ہمارے چیلنج کا جواب دینے کی بجائے اپنی طرف سے چیلنج دیدیا تھا۔ جس کو ہم نے ۱۱۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء کے الفضل میں منظور کر لیا۔ اور تاریخ اور جائے بحث کا فیصلہ کرنے کے لئے لکھا تھا۔ جس کا مولوی صاحب نے کوئی جواب نہ دیا۔ اب پھر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو چیلنج دیا ہے۔ حالانکہ اگر وہ شرم اور غیرت رکھتے تو حضرت خلیفۃ المسیح کو چیلنج دینے کی بجائے پہلے ہمارے چیلنج کو یاد کر کے اس کا جواب دیتے لیکن جبکہ وہ تاحال اس کے جواب میں سامنے آنا تو درکنار۔ ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکے تو پھر۔۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو کس منہ سے چیلنج دیتے ہیں۔

پس اگر انہیں بحث و مباحثہ کا شوق ہے۔ تو ۱۱۔ دسمبر سنہ ۱۹ء کے الفضل میں جو مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اس کے مطابق ہم سے مباحثہ کر لیں۔ تاکہ انہیں اپنی حقیقت خود بھی معلوم ہو جائے ؂

خاکسار

جلال الدین (سکیھوانی) (مولوی فاضل) قادیان ؂

فہرست نومبایعین

یہ نمبر شمار جنوری سنہ ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے۔ مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض دفعہ بیعت کرنے والوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے بھی کبھی نہ کبھی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے۔

(ایڈیٹر)

بقیہ بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء

۱۶۹۶۔	فاطمہ	ضلع سیالکوٹ
۱۶۹۷۔	مریم	" "
۱۶۹۸۔	زبیارہ	" "
۱۶۹۹۔	بھاگن	" "
۱۷۰۰۔	جیواں	" "
۱۷۰۱۔	حاکم بی بی	" "
۱۷۰۲۔	شریف احمد صاحب	" "
۱۷۰۳۔	حسین بخش صاحب	" "
۱۷۰۴۔	محمد حسین صاحب	" "
۱۷۰۵۔	غلام محمد صاحب	" "
۱۷۰۶۔	فیروز دین صاحب	" "
۱۷۰۷۔	نور فاطمہ	" "
۱۷۰۸۔	رحیم بی بی	" "
۱۷۰۹۔	منشی محمد ابراہیم صاحب	" "
۱۷۱۰۔	ابراہیم صاحب	" "
۱۷۱۱۔	سکینہ بی بی	" "
۱۷۱۲۔	سراج الدین صاحب	"

یہاں سنہ ۱۹۱۹ء کے بیعت کرنے والوں کے نام ختم ہو گئے۔

اکونٹس سے واقف ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت ۵۰ سے ۶۰ روپے تک ماہوار ملیگی۔ درخواست ہو بنام اسسٹنٹ کمانڈنگ رائل انجینیرز ملٹری ورکس نوشہرہ

۸۔ ریلا کیٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کے لئے ایک تجربہ کار سکرٹری کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۵۰ سے ۴۰۰ تک دیجائیگی بحساب ۲۵ روپے سالانہ ترقی۔ درخواست ہو بنام وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ ؛

۹۔ ایک سب اسسٹنٹ سرجن کی ضرورت ہے۔ برائے سول ہسپتال۔ جس کو تنخواہ حسب پاس شدہ گریڈ ملیگی۔ اگر بہاول پور پر رکھا گیا۔ تو ۱۵ روپیہ ماہوار الاؤنس بھی ملیگا۔ عہدہ قابل پنشن ہے۔ درخواست معہ نقول سارٹیفکیٹ یکم اپریل ۱۹۲۰ء تک بنام ملٹری ممبر کونسل آف ایجنسی۔ بہاولپور سٹیٹ ؛

۱۰۔ عراق عرب میں ملازمت کیلئے مندرجہ ذیل اشخاص کی ضرورت ہے :۔

فورمین (کارپینٹر شاپ) یورپین۔

سٹیشن ماسٹروں۔ تنخواہ ہندوستانی شرح تنخواہ سے ۵۰ فیصدی زیادہ

اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹروں 〃 〃 〃 〃

سپرنٹنڈنٹان کارخانہ برف۔ تنخواہ ۲۰۰ روپے سے ۴۰۰ تک

سب سٹیشن اٹینڈنٹس 〃 ۸۰ 〃 ۲۰۰ 〃

لیگینو ٹیکنگ درجہ اول 〃 ۱۵۰ 〃 ۳۰۰ 〃

ٹرنرز 〃 ۴۵ 〃 ۷۵ 〃

مشین مین۔ سائل 〃 ۶۰ روپے تک

بوائلر میکرز تسری 〃 ۷۵ 〃 〃

ایکٹ بن ویلڈرز 〃 ۶۰ روپے سے ۱۵۰ روپے تک

پیرنگ سمتھن 〃 ۶۹ روپے

تنخواہ لیاقت کے مطابق دی جائیگی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ۲۰ مارچ ۱۹۲۰ء تک پتہ ذیل پر پہنچ جانی چاہیئے۔ ذاتی ملاقات کو ترجیح دی جاویگی۔

الیف باٹن کپتان ٹیکنیکل ریکروٹنگ افسر لاہور

(نوٹ) جو صاحب مندرجہ بالا پوسٹوں کے لئے درخواستیں دیں۔ وہ امور عامہ میں بھی اطلاع کریں۔ والسلام

المشتہر

ناظر امور عامہ۔ قادیان (گورداسپور)

سونے کی خرید کا موقعہ

۱۔ اشتراک عمل سے فائدہ اٹھانے کا یہ بہترین موقعہ ہے۔

۲۔ دو ہزار روپیہ کم از کم ٹنڈر کے ساتھ دینا ہوتا ہے۔

۳۔ باقی بشرط منظوری فوراً ضرورت ہوتی ہے۔

۴۔ ایک ہفتہ کے اندر کلکتہ یا بمبئی کی ٹکسال سے سونا لینا ہوتا ہے۔ اس لئے کل روپیہ پیشگی آنا چاہیئے ؛

۵۔ نرخ۔ وقت اور موقعہ کا سوال ہے۔ جو ٹنڈر کی ریٹ کہ عام نہیں کیا جا سکتا۔ یہ راز ہے جو محفوظ رہنا چاہیئے بہر حال پورا فائدہ اٹھانا مدنظر ہوتا ہے ؛

۶۔ خریدار جسقدر چاہیں۔ منی آرڈر یا بیمہ کے ذریعہ روپیہ بھیجدیں۔ روپیہ ہر طرح بفضلہ محفوظ ہے تا منظوری بنگال بنک میں رہیگا۔ بزرگان قوم کا روپیہ بھی تین ہزار آچکا ہے۔ باہر سے روپیہ بہت مل سکتا ہے مگر سوال سلسلہ کا ہے ؛

۷۔ زیادہ سوال و جواب کا وقت نہیں۔ جلدی کی ضرورت ہے۔

۸۔ روپیہ اس پتے سے آئے۔

حکیم محمد حسین قریشی۔ قریشی بلڈنگز۔ کارخانہ مفرح عنبری لاہور

منجن مبارک

دانتوں کی زردی کو صاف کرکے موتی کی طرح چمکدار بنا دیتا ہے۔ دانتوں کے درد اور مسوڑوں کے ورم کو دور کرتا ہے۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اور مسوڑوں کے خون کو جلد بند کرتا ہے۔ منہ کی بدبو کو دور کرکے منہ کو خوشبو دار بنا دیتا ہے۔ قیمت صرف عہ سرمہ مقوی البصر۔ قیمت عہ

حکیم امیر احمد۔ قریشی شفاخانہ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب قادیان

اشتہار

بخدمت جمیع برادران عرض ہے۔ کہ یہ خاکسار عرصہ ڈیڑھ سال سے احمد آباد میں کام کھال۔ تیشہ اور چرم کا کرتا ہے۔ جو بھائی یہاں سے کھال۔ تیشہ۔ چرم گاوا ماہیچہ بکٹی۔ چرم گاوا۔ ماہیچہ فریم پر خشک شدہ ہڈی سینگ۔ بنٹم اور جٹ۔ بکری یا دیگر کوئی چیز اس شہر کی طلب کریں گے۔ انشاء اللہ کوشش سے خرید کر روانہ کروں گا۔ کمیشن وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں ؛ المشتہر

عمر الدین احمدی۔ حیدر آبادی۔ محلہ مرزا پور۔ احمد آباد شہر

انجمن اتحاد قریشیان ہند کا اجلاس

قوم کے اصلاحی امور پر غور کرنے اور قوم میں قومیت کا روح پھونکنے کے لئے امرتسر کے مقام پر ۳ و ۴ - اپریل ۱۹۲۰ء مطابق ۱۳ - ۱۴ - رجب ۱۳۳۸ھ بروز شنبہ و یکشنبہ زیر صدارت فخر قوم عالی جناب خان بہادر قریشی محمد سراج الدین صاحب فاروقی بیرسٹر و رئیس اعظم راولپنڈی منعقد ہوگا۔ لہذا جمیع قریشی برادران سے بزور استدعا ہے کہ وہ اپنے قومی اجلاس کو بارونق و شاندار بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش سے کام لیں ؛

تشریف لانیوالے حضرات زیادہ سے زیادہ یکم اپریل تک دفتر کو مطلع کردیں۔ تاکہ قیام و آرام کے انتظام میں منتظمہ کمیٹی کو آسانی ہو۔ والسلام

نیاز مند :۔ سیکرٹری انجمن اتحاد قریشیان ہند امرتسر

سناتن دھرم پرچارک امرتسر کا رام نمبر

بموقعہ رام نومی ۲۴ مارچ باتصویر شاندار

علمی خیالات کا مجموعہ مہاراجہ رامچندر جی کے پوتر جیون کا آئینہ خوبصورت۔ کاغذ پر چھپیگا۔ قیمت فی کاپی ۲ ر دی پی ۲ ر میں۔

محبان وطن انصاف پسند اس نادر تحفہ کو منگوا کر فائدہ اٹھاویں ؛

رلیارام فقیر مینیجر سناتن دھرم پرچارک امرتسر

ممالک غیر کی خبریں

قسطنطنیہ پر قبضہ

لنڈن ۶ مارچ - اخبار ڈیلی ٹیلیگراف رقمطراز ہے - کہ معاملات کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے گورنمنٹ نے اس کا تصفیہ کیا ہے - کہ برطانوی بری و بحری فوج کو قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کا حکم دیا جائے - فرانسیسی و اطالوی گورنمنٹوں کو شرکت کی دعوت دیگئی ہے - اور اس کی امید کی جاتی ہے - کہ وہ اسمیں شرکت کرنے پر آمادہ ہو جائینگے - یہ بھی بیان کیا جاتا ہے - کہ سپاہ کی کثیر تعداد قبضہ کے لئے فراہم ہو سکتی ہے -

ترکوں کے اخراج کے حق میں

واشنگٹن ۶ مارچ - ٹائمز کے نام ایک برقی پیام مظہر ہے - کہ پریزیڈنٹ ولسن ترکوں کے قسطنطنیہ میں چھوڑ دئے جانے کی تجویز کی مخالفت کرنیوالے ہیں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے - کہ قسطنطنیہ کو انگلستان سے فوجیں بھیجنے کی ضرورت غالباً پیش نہیں آئیگی - کیونکہ خود ترکی علاقہ کے نزدیک کافی فوج پڑی ہے ◆

سخت کارروائی کی دھمکی

اتحادیوں نے ایک یادداشت آج ترکی گورنمنٹ کو روانہ کی ہے - اس کے مطالبات کو ظاہر نہیں کیا گیا - لیکن بیان کیا جاتا ہے - کہ وہ سخت ہیں - اور اگر ضرورت ہوئی تو اس یادداشت کے بعد سخت کارروائی عمل میں لائی جائیگی

شام کی حالت

نیم سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ دمشق میں سیاسی حالت نازک ہے امیر فیصل نے شامی کانگریس کو مدعو کیا ہے - جو کامل خود مختاری کا اعلان کر کے اسے بادشاہ تسلیم کرے گی لوگوں میں جوش اسقدر ہے - کہ غالباً وہ ان کے مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہو گا ◆

لنڈن - ۱۱ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ ایک نیا انتظام مجلس اعلیٰ (سپریم کونسل) شام میں عربی جماعتوں اور ترکی قوم پرست افواج کے درمیان کافی تعلقات کے قیام کے امکان کے برخلاف فوجی ذرائع مہیا کرنے کے متعلق تجاویز سوچ رہی ہے - افسران کی یہ رائے ہے - کہ اتحادی طاقتیں میدان افواج کے جو انہیں یونان سے بہم پہنچنے کا یقین ہے اتحادیں کسی آیندہ فوری خطرہ کے لئے کافی فوجی طاقت کا یقین دلائینگی - صورت حال نازک ہے - اس لئے کہ وہ ایک وسیع علاقہ پر اثر انداز ہے - جنرل ڈیپرے آج قسطنطنیہ پہونچ جائے گا اور اتحادی افواج کی کمان اختیار کریگا ◆

سکندرونہ میں جنگ

لنڈن - ۱۱ مارچ - سلیشیا میں حالت بہت نازک ہو گئی ہے اسکندرونہ کے صوبہ میں جہاں فرانسیسی قلعہ گیر فوج کم اور باغی زیادہ ہیں - فرانسیسیوں اور ترکی قوم پرستوں کے مابین حالت جنگ برپا ہے - مرسینا اور اوانہ میں فرانسیسی قلعہ گیر فوجیں امن قائم رکھنے کے لئے کافی مضبوط ہیں ◆

وفد خلافت

لنڈن - ۸ مارچ - بقول ڈیلی ٹیلیگراف ممبران وفد خلافت نے تجویز کیا ہے - کہ ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے جو موقع پر جاکر آرمینیا کے قتال کی اہل آرمینیا اور مسلمانوں کے درمیان تمام ذمہ واری کے مسئلہ کی تحقیقات کرے - اور اس کمیشن میں آل انڈیا مسلم لیگ کے قائم مقام بھی ہوں - اس سے ہندوستانی مسلمانوں کی تسلی ہو جائیگی ◆

داستان آرمینیا

" سول " اپنی ۱۴ مارچ کی اشاعت میں لکھتا ہے - ۱۷ - فروری کے اخبار ٹائمز میں جو آج صبح ولایت سے موصول ہوا ہے معتبر ذرائع سے یہ خبر درج ہے - کہ سلیشیا کی امریکن آبادی کی حالت خوفناک ہے - مصطفےٰ کامل پاشا کی فوج کے قریب ۵ ہزار سپاہیوں نے جیسیں ترک اور کرد شامل ہیں - سلیشیا کے پہاڑی اضلاع کی غیر محفوظ حالت سے فائدہ اٹھا کر زیتون فدو چاک اور اس کے نواح کے آرمینیوں کو قتل کر دیا ہے - مظلومین کی تعداد ۷ ہزار بتاتے ہیں - مراش کے گرد لڑائی جاری ہے - ترکی فوجیں بغیچ کی طرف بڑھ گئی ہیں ◆

ایران کی حالت

لنڈن - ۸ مارچ - ایرانی وزیر خارجہ نے ایران کا معاملہ مجلس اعلےٰ کے پیش کر دیا ہے - یہ یقین کرنے کی وجہ ہے - کہ اتحادی وزراء پہلے ہی اس پر اس حد تک بحث کر چکے ہیں - جہانتک اس کا مسئلہ ترکی سے تعلق ہے ◆

ہندوستان کی خبریں

دہلی راجپوتانہ پولیٹیکل کانفرنس

دہلی راجپوتانہ کی جو پولیٹیکل کانفرنس ۲۶ لغایت ۲۸ مارچ اجمیر میں ہونیوالی ہے - اس کے صدر بالاتفاق ڈاکٹر انصاری تجویز ہوئے ہیں - تمام قومی لیڈروں کو تہ دل سے اسمیں شمولیت کی دعوت دیگئی ہے ◆

سونے کا بھاؤ

بمبئی ۱۲ مارچ - بمبئی صرافہ حاضری ۲۱ - ۶ آنہ مستقبل پہلا سودا - ۲۰ - ۹ آنہ - دوسرا سودا ۱۹ - ۱۳ آنہ - انگریزی چاندی سلاخ ۱۱۳ روپیہ مع محصول - ایکسچینج بنک ٹیلیگراف ٹرانسفر ۵ شلنگ ۸ پنس - ڈیمانڈ بلز ۲ شلنگ ۴۳/۳۲ پنس ◆

مسٹر گاندھی کو سخت تنبیہ

۱۲ مارچ کو ہائیکورٹ بمبئی کے سپیشل بنچ میں مسٹر گاندھی اور مسٹر مہادیو دیسائی ایڈیٹر و پبلشر ینگ انڈیا کے خلاف مقدمہ میں فیصلہ سنایا گیا - الزام یہ تھا - کہ ینگ انڈیا نے ڈسٹرکٹ جج احمد آباد کی ایک چٹھی سینئر وکلاء کے خلاف شائع کی - اور اس پر مخالفانہ نکتہ چینی کر کے توہین عدالت کا ارتکاب کیا -

مسٹر جسٹس مارٹن نے ایک طویل فیصلہ کے دوران میں قرار دیا کہ مسٹر گاندھی کا یہ عذر کہ انہوں نے ایک زبردست کشمکش کیوقت ایک مفید پبلک فرض سرانجام دیا ہے - سراسر نامناسب اور ایک اخبار نویس کے جائز فرائض کے نزاعے اور غلط مفہوم پر مبنی ہے اور فرمایا - اگرچہ عدالت جرمانہ اور قید کی دونوں سزائیں دے سکتی ہے - اس خیال سے کہ ملزمان نے آزادی پریس کے معاملہ پر بہ نسبت اس کے متعلقہ فرائض کے زیادہ توجہ دی - اسلئے ہم قانون کو زیادہ زور کیساتھ واضح کرنا چاہتے ہیں - اور حکم کو صرف تنبیہ تک محدود رکھتے ہیں جسٹس ہیورڈ اور جسٹس قاضی جی نے مسٹر جسٹس مارٹن سے اتفاق رائے کیا اور حسب ذیل حکم صادر کیا - عدالت کی رائے میں الزامات ثابت ہو گئے ہیں - وہ ملزمان کو سخت تنبیہ کرتی ہے - اور ان کو اپنی پبلک روش میں محتاط رہنے کی ہدایت کرتی ہے ◆